السّلامُ

ما ہنامہ جماعت احمدیہ بیلجیئم

جنوری 2026ء

شمارہ نمبر 01

يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ

إِلَى الْأَرْضِ

فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔
وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔

جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا
اور جو اس رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہیے تھا
تو اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم
رمضان كريم

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔

(سورة البقرة :184)

فہرست مندرجات

جنوری2026ء

05	اداریہ
06	قال اللہ تعالیٰ
07	قال الرسول ﷺ
08	کلام الامام علیہ السلام
09	خلیفہ وقت کی آواز
10	پس منظر پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ
15	شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ عالیہ
17	ماہ رمضان سے متعلقہ بعض مسائل
22	رپورٹس
30	دینی فہم

مجلسِ ادارت

نگران اعلیٰ

مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، امیر جماعت بیلجیئم

مدیر اعلیٰ

مکرم حسیب احمد صاحب، مربی سلسلہ

مدیر اردو سیکشن

مکرم رفیق احمد ہاشمی صاحب

معاون اردو سیکشن

مکرم نعیم احمد شاہین صاحب

ڈیزائن اندرون اردو سیکشن

مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب، مربی سلسلہ

پروف ریڈنگ

مکرم طاہر احمد گل صاحب

ڈیزائن سرِورق

مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب، مربی سلسلہ

جماعتی رپورٹس و تصاویر

جنرل سیکرٹری آفس جماعت بیلجیئم

پرنٹنگ

شعبہ اشاعت بیلجیئم

ایڈریس

as.salam@ahmadiyya.be

Brusselstraat 1700 ,445 Sint Ulriks Kappele

www.islamahmadiyya.be

@AhmadiyyaBE

+32 2 4666 856

+32 2 4666 4389

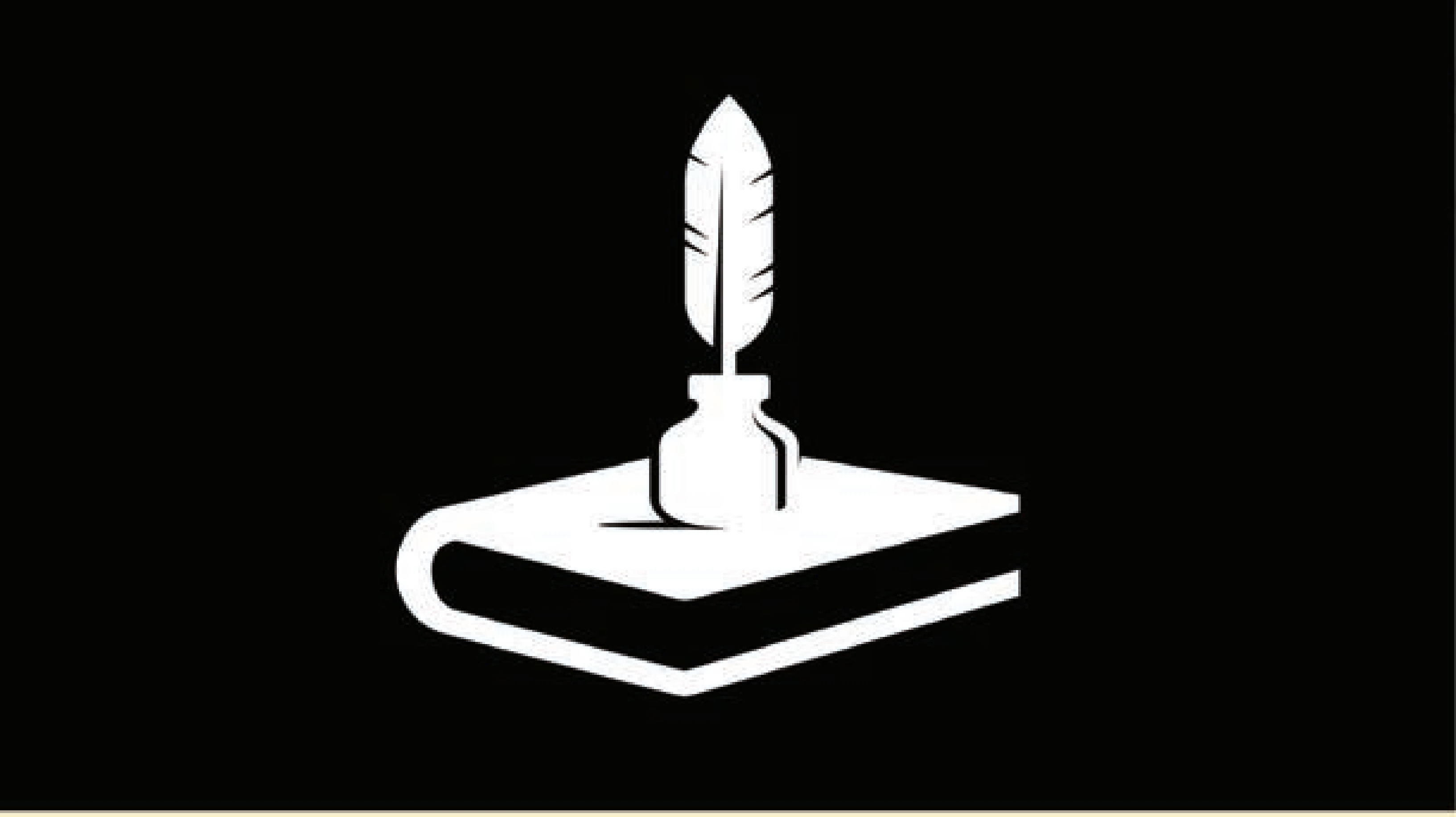

اداریہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث کیا اور آپ کی بعثت کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے ارضی و سماوی نشانات بھی آپ کے حق میں ظاہر کئے اور اس طرح آپ کی بعثت سے وہ اسلام جو دنیا سے تقریباً مفقود ہو چکا تھا اسے دوبارہ زندہ کیا گیا اور اسلام اور قرآن کریم کی شان و شوکت کو آپ کے ذریعہ اس دنیا میں دوبارہ قائم کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کا مقصد اور ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہو گا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرمادیا ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن سے 23 مارچ 1889ء کو اپنے ماننے والوں سے پہلی بیعت لے کر اس الہی جماعت کی باقاعدہ بنیاد رکھی۔ اور آپؑ کے بعد آج تک یہ الہی جماعت خلافت احمدیہ کے بابرکت سائے تلے دن بدن پھیلتی اور ترقی کرتی جا رہی ہے اور اس طرح آج یہ جماعت اللہ کے فضل سے دو سو سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ ترقی خود اپنی ذات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت اپنے اندر رکھتی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

پس آج ہر ایک احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس الہی جماعت کا حصہ ہوتے ہوئے ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات اور آپ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے والا ہو۔ اور ہر لحاظ سے خواہ تبلیغی لحاظ سے خواہ اخلاقی لحاظ سے اس جماعت کی ترقی میں کسی نہ کسی طرح اپنا کردار ادا کرتے ہوئے حصہ ڈالنے والا ہو۔ آمین

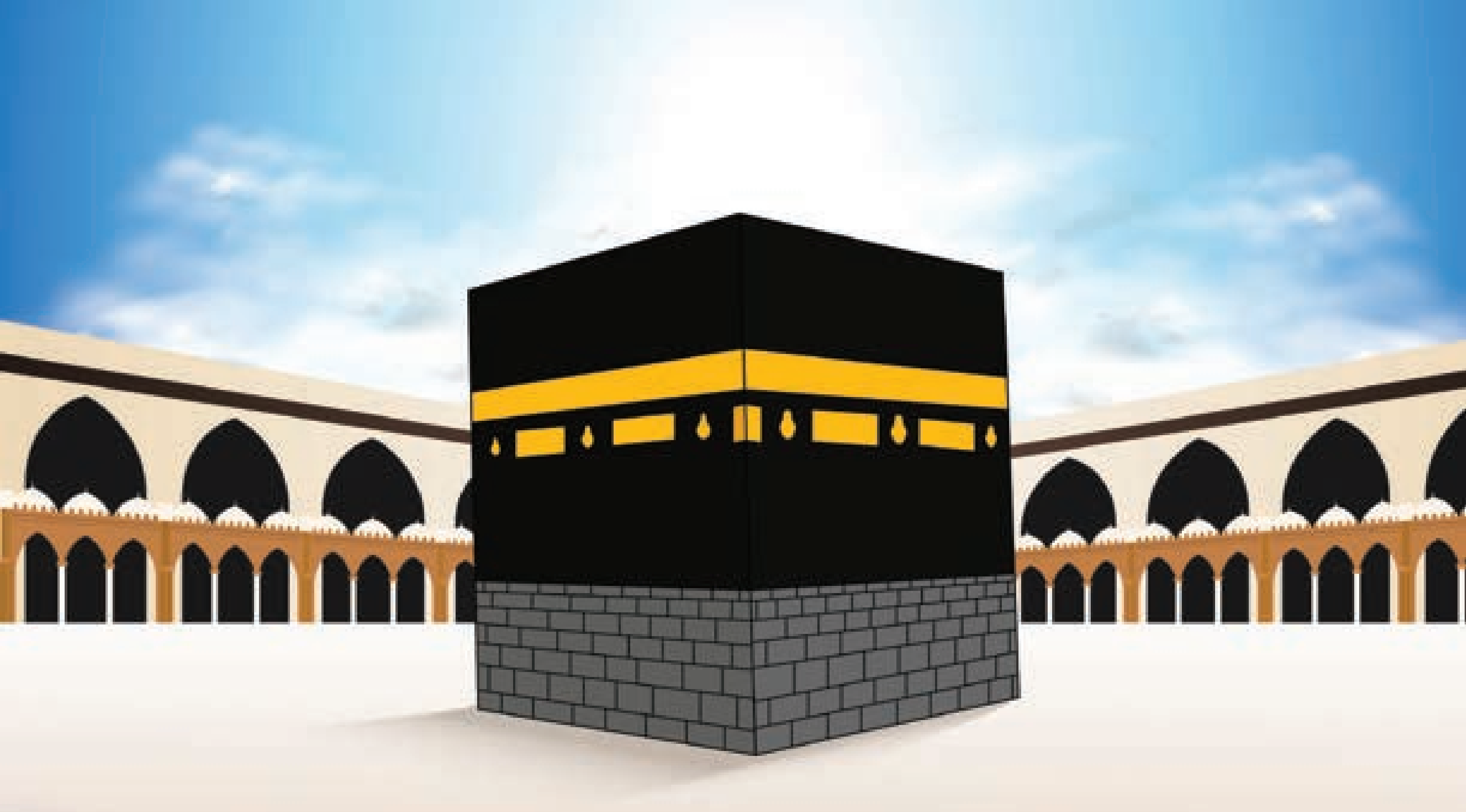

قال اللہ تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ
تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۴﴾ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ
عَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ
لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾

ترجمہ:

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہو گی اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزے) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لیے بہتر ہو گا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو) کہ تمہارے روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

(سورة البقرة 184,185)

قال الرسول ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَن عبد الله بن عَمْر و قال: قال رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ

عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

عیسیٰ ابن مریم زمین پر اتریں گے، شادی کریں گے، اولاد بھی ہو گی۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث حدیث نمبر 5508)

کلام الامام علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلّیٔ قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے اس میں شک و شبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے۔"

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 312)

خلیفۂ وقت کی آواز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

”جماعت احمدیہ میں 20؍ فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے اور جماعتوں میں یومِ مصلح موعود کے حوالے سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ گو مَیں اس بات کی پہلے بھی کئی جگہ وضاحت کر چکا ہوں لیکن نئے آنے والوں اور بچوں کے لیے بھی دوبارہ وضاحت کر دوں کہ یومِ مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کی یاد میں نہیں منایا جاتا بلکہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ ایسی پیشگوئی جو اسلام کی برتری اور سچائی ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے الہام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی جو حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے تین سال پہلے کی گئی تھی۔ جس میں ایک خادمِ اسلام موعود بیٹے کی پیدائش کی خبر تھی جو دشمنوں کے لیے نشان کے طور پر پیش کی گئی تھی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12؍ فروری 2020ء)

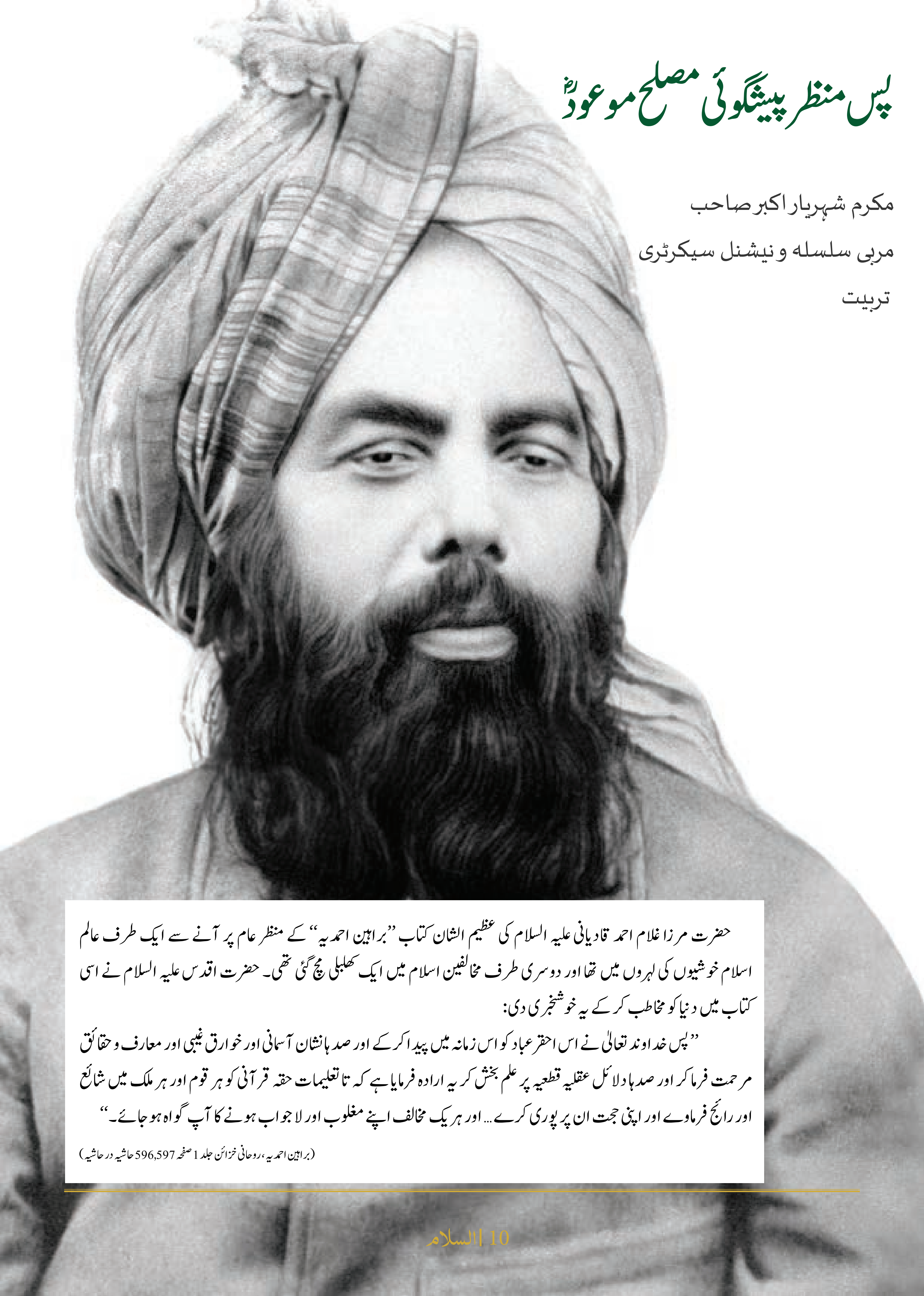

پس منظر پیشگوئی مصلح موعودؓ

مکرم شہریار اکبر صاحب
مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری
تربیت

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی عظیم الشان کتاب ”براہین احمدیہ“ کے منظر عام پر آنے سے ایک طرف عالم اسلام خوشیوں کی لہروں میں تھا اور دوسری طرف مخالفین اسلام میں ایک کھلبلی مچ گئی تھی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اسی کتاب میں دنیا کو مخاطب کر کے یہ خوشخبری دی:

”پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے ... اور ہر یک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے۔“

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 596,597 حاشیہ در حاشیہ)

اس نوید کا اعلان آپؑ نے نہ صرف ہندوستان میں کیا بلکہ مکتوبات کے ذریعے بیرون از ہندوستان بھی اس پیغام کو پہنچایا اور مخالفین اسلام پر اتمام حجت قائم کی۔ اب جبکہ اسلام کی حقانیت اور صداقت کا ڈنکا اطراف عالم میں بج رہا تھا اور ہر ایک مخالف کو اس کے زندہ نشانات دیکھنے کی دعوت عام تھی کہ اسی دوران 1885ء میں ساہوکاران و دیگر ہندو صاحبان قادیان کا ایک خط حضرت اقدسؑ کی خدمت میں موصول ہوا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا:

”جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک ہمارے پاس آکر قادیان میں ٹھہرے تو خدائے تعالیٰ اس کو ایسے نشان دربارۂ اثبات حقیقت اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالا تر ہوں۔ سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہمشہری ہیں، لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ تر حق دار ہیں... لیکن ہم لوگ ایسے نشانوں پر کفایت کرتے ہیں جن میں زمین و آسمان کے زیر و زبر کرنے کی حاجت نہیں اور نہ قوانین قدرتیہ کے توڑنے کی کچھ ضرورت۔ ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالا تر ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راست بازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے یا آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے... اور سال جو نشانوں کے دکھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر 1885ء سے شمار کیا جاوے گا جس کا اختتام ستمبر 1886ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 94-92)

اس خط کے آخر پر دس ہندو صاحبان کے نام درج ہیں۔ اس خط کے موصول ہونے پر حضرت اقدس علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا:

”...صاحبان ارسال کنندگان درخواست مشاہدہ خوارق۔ بعد ما وجب۔ آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے، مجھ کو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے اس کو لکھا ہے اس لئے بہ تمام تر شکر گذاری اس کے مضمون کو قبول منظور کرتا ہوں اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جل شانہ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالا تر ہو۔ یہ عاجز آپ صاحبوں کے پُر انصاف خط کے پڑھنے سے بہت خوش ہوا...“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 95)

جیسا کہ حضرت اقدسؑ کے اس اشتہار سے ظاہر ہے آپؑ اُن ہندوؤں کے اس خط سے خوش تھے کہ اسلام کی صداقت میں نشان کا مطالبہ کیا گیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس مطالبہ کو لے کر اُسی واحد و لا شریک خدا کی طرف توجہ کی جس کی تائید و نصرت کے یقینی وعدوں سے اطلاع پاکر آپؑ نے اسلام کی سچائی کا اس دور میں اعلان کیا تھا، اور نہایت الحاح اور تضرع اور عجز سے اس نشان کے لیے دعائیں کیں۔ آپؑ نے کسی بھی قسم کے خلل سے بچنے اور دعاؤں میں مزید یکسوئی اور انہماک پیدا کرنے کے لیے خلوت اختیار کرنے کا ارادہ کیا اور اس مقصد کے لیے اپنے گھر بار اور رشتہ داروں سے دور ہوشیارپور میں اعتکاف فرمایا اور پورے تبتل اور انقطاع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ خدائے رحیم و کریم نے آپؑ کی اس تڑپ اور اسلام کی صداقت کے لیے اضطراب کو دیکھ کر آپ کو تسلی دی اور آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک عظیم الشان نشان کی خوشخبری دی جس کا اعلان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنے اشتہار 20 فروری 1886ء میں فرمایا: ”خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں وہ موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عَنْمَوَائِیْل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند

مَظْہَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْہَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102-100)

اسی اشتہار میں حضور علیہ السلام نے اپنی نسل اور خاندان کے پھلنے اور پھولنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی، اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے، ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انھیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو، اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط“

اس اشتہار کے اگلے ہی ماہ حضور علیہ السلام نے ایک اور اشتہار 22 مارچ 1886ء میں اس پیشگوئی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ایک اور وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”...ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے، بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 113)

اس پیشگوئی پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے بعض حلقوں کی طرف سے اعتراض بھی کیے گئے لیکن حضور علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار و مکاتیب ان کے جوابات دیے۔ حضرت اقدسؑ کی اس پیشگوئی کے فورًا بعد جو پیدائش ہوئی وہ ایک لڑکی صاحبزادی عصمت صاحبہ تھیں چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام پر اعتراضات کی نوعیت یہی تھی کہ پیشگوئی لڑکے کی تھی اور پیدا لڑکی ہوئی۔ لیکن اس سے زیادہ اس بات کا شور ڈالا گیا کہ گھر میں لڑکا پیدا ہو جانا کیا نشان ہوا؟ شادی کے بعد بچے ہونا یہی قانون قدرت ہے وغیرہ۔ لیکن پیشگوئی پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نو سال کی میعاد کے اندر اندر ایک عظیم الشان بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی اس کے علاوہ دیگر اولاد کی پیدائش کی نفی نہیں تھی کہ موعود بیٹے کے علاوہ اور کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا، نیز شادی کے بعد اولاد ہونا قانون قدرت ضرور ہے لیکن کوئی بھی فرد اپنے متعلق قبل از وقت اس کا حتمی دعویٰ نہیں کر سکتا یہاں تو نہ صرف بیٹے کی پیدائش کے الٰہی وعدے کا حتمی اعلان

باقی صفحہ نمبر 23 پر

شرائط بیعت

سلسلہ عالیہ احمدیہ

اوّل: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 21؍ جنوری 1889ء)

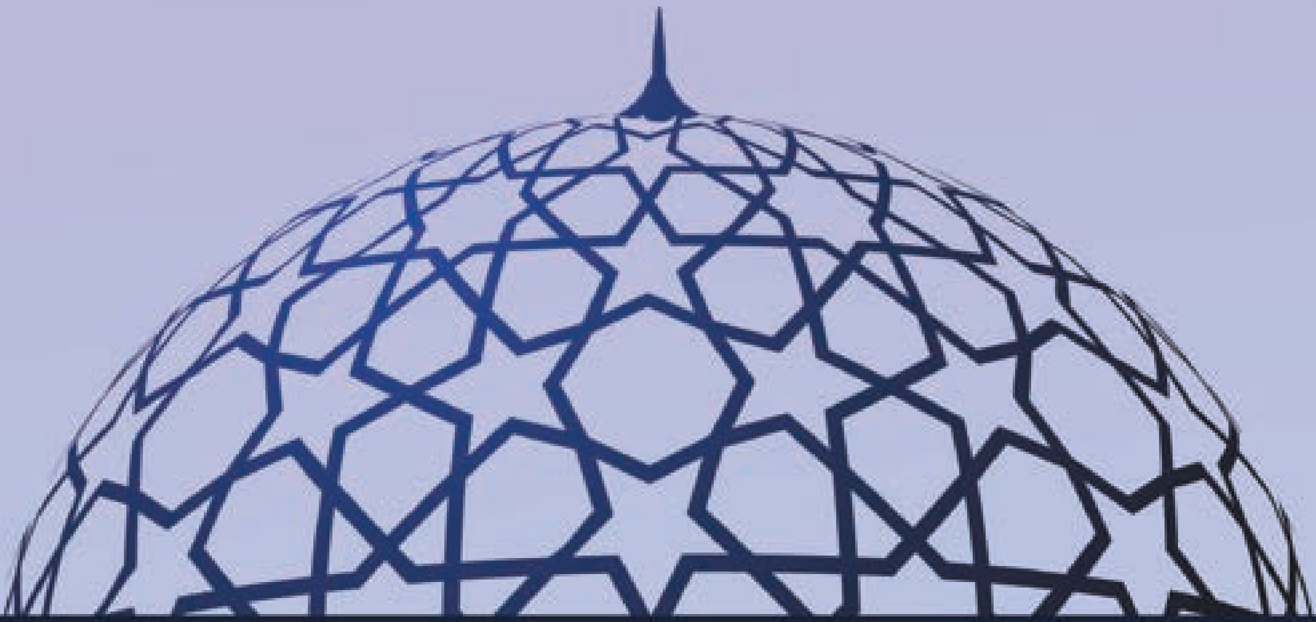

ماہ رمضان سے متعلقہ بعض مسائل

ماخوذ از کتاب "فقہ المسیح"

مسافر اور مریض فدیہ دیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بناء آسانی پر رکھی ہے جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں۔ ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

(بدر 17 اکتوبر 1907ء صفحہ 7)

فدیہ دینے کی کیا غرض ہے؟

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

(البدر 12 دسمبر 1902ء صفحہ 52)

فدیہ دینے سے روزہ ساقط نہیں ہوتا

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ محض اس بات کا فدیہ ہے کہ اِن مبارک ایّام میں وہ کسی جائز شرعی عذر کی بناء پر باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر یہ عبادت ادا نہیں کر سکے۔ آگے یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عارضی اور ایک مستقل۔ فدیہ بشرطِ استطاعت اِن دونوں حالتوں میں دینا چاہئے۔ غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دے دے بہرحال سال دو سال یا تین سال کے بعد جب بھی اُس کی صحت اجازت دے اُسے پھر روزے رکھنے ہوں گے۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد ارادہ ہی کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں کل رکھتا ہوں کہ اِس دوران میں اس کی صحت پھر مستقل طور پر خراب ہو جائے۔ باقی جو بھی کھانا کھلانے کی طاقت رکھتا ہو اگر وہ مریض یا مسافر ہے تو اُس کے لئے ضروری ہے کہ رمضان میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے اور دوسرے ایّام میں روزے رکھے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب تھا اور آپ ہمیشہ فدیہ بھی دیتے تھے اور بعد میں روزے بھی رکھتے تھے اور اِسی کی دوسروں کو تاکید فرمایا کرتے تھے۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 389)

فدیہ کسے دیں؟

سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو، اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے۔ اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا:۔

ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

مزدور بھی مریض کے حکم میں ہے

(1) بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

فرمایا:۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے۔

(2) اور وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ (البقرۃ:185) کی نسبت فرمایا کہ:

اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

(بدر 26 ستمبر 1907ء صفحہ 7)

روزہ کس عمر سے رکھا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

بارہ سال سے کم عمر کے بچے سے روزہ رکھوانا تو میرے نزدیک جرم ہے اور بارہ سال سے

پندرہ سال کی عمر کے بچے کو اگر کوئی روزہ رکھواتا ہے تو غلطی کرتا ہے۔ پندرہ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اٹھارہ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔

مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر روزہ کا رعب ڈالتے تھے۔

(الفضل 11/اپریل 1925ء صفحہ 7)

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچّوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بے وقوف چھ سات سال کے بچّوں سے روزہ رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اُس وقت اُن کو روزہ کی ضرور مشق کرانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنّت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں۔ یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجازت دی تھی۔ اِس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے۔ اِس شوق کی وجہ سے بچے زیادہ روزے رکھنا چاہتے ہیں مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں۔ پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہیے کہ بچّوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے ضرور رکھیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں۔ اور دیکھنے والوں کو بھی اِس پر اعتراض نہ کرنا چاہیے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر بچّہ اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔ اِسی طرح بعض بچّے خلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنے بچّوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں ایسے بچّے روزہ کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں۔ اِس کے مقابلہ میں ایک مضبوط بچّہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ میرے اِن الفاظ ہی کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزہ کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔ اِسی طرح اگر کوئی چھوٹی عمر کا بچّہ پورے روزے نہ رکھے اور لوگ اُس پر طعن کریں تو وہ اپنی جان پر ظلم کریں گے۔

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ 385)

کم عمری میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔

قبل بلوغت کم عمری میں آپؑ روزہ رکھوانا پسند نہیں کرتے تھے۔ بس ایک آدھ رکھ لیا کافی ہے۔ حضرت امّاں جان نے میرا پہلا روزہ رکھوایا تو بڑی دعوتِ افطار دی تھی۔ یعنی جو خواتینِ جماعت تھیں سب کو بلایا تھا۔ اس رمضان کے بعد دوسرے یا تیسرے رمضان میں مَیں نے روزہ رکھ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ آج میرا روزہ پھر ہے۔ آپؑ حجرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ پاس سٹول پر دو پان لگے رکھے تھے۔ غالباً حضرت امّاں جانؓ بنا کر رکھ گئی ہوں گی۔ آپ نے ایک پان اُٹھا کر مجھے دیا کہ لو یہ پان کھالو۔ تم کمزور ہو، ابھی روزہ نہیں رکھنا۔ توڑ ڈالو روزہ۔ میں نے پان تو کھالیا مگر آپ سے کہا کہ صالحہ (یعنی ممانی جان مرحومہ چھوٹے ماموں جان کی اہلیہ محترمہ) نے بھی رکھا ہے۔ اُن کا بھی تڑوادیں۔ فرمایا بلاؤ اس کو ابھی۔ میں بُلا لائی۔ وہ آئیں تو اُن کو بھی دوسرا پان اُٹھا کر دیا اور فرمایا لو یہ کھالو۔ تمہارا روزہ نہیں ہے۔ میری عمر دس سال کی ہو گی غالباً۔

(تحریراتِ مبارکہ صفحہ 227، 228)

شوّال کے چھ روزوں کا التزام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر

کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھ کو معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ فرماتے تھے پھر میں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔ صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجتمند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھالیتا تھا۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھا کرتے تھے۔ خصوصاً شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔ اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے تھے۔ ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب البریہ میں حضرت صاحب نے روزوں کا زمانہ آٹھ نو ماہ بیان کیا ہے۔)

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 14)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ شوال کے مہینے میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہو گئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دو تین سال آپ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کو علم نہ ہو وہ سُن لیں اور جو غفلت میں ہوں ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں۔ چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں۔

(الفضل 8 جون 1922ء صفحہ 7)

روزہ کی حالت میں آئینہ دیکھنا

حضرت اقدسؑ کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا

”جائز ہے۔“

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

روزہ کی حالت میں سر یا داڑھی کو تیل لگانا

حضرت اقدسؑ کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ حالتِ روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:

”جائز ہے۔“

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوائی ڈالنا

حضرت اقدسؑ کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:

” یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔“

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

روزہ دار کا خوشبو لگانا

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:

”جائز ہے۔“

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

روزہ دار کا آنکھوں میں سرمہ ڈالنا

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟

فرمایا: ”مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔“

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

نمازِ تراویح

حضرت ظہور الدین اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت سے دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اُٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی، مزدور، زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت دکھاتے ہیں اگر اوّل شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخر شب کے پڑھا دی جائیں تو کیا یہ جائز ہوگا۔

حضرت اقدسؑ نے جواب میں فرمایا

”کچھ حرج نہیں، پڑھ لیں۔“

(بدر 18/اکتوبر 1906ء صفحہ 4)

تراویح کی رکعات

تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعات پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔ فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اوّل حصے میں اُسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔

(بدر مؤرخہ 6 فروری 1908ء صفحہ 7)

تراویح دراصل نماز تہجد ہی ہے

ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ سفر میں نماز کس طرح پڑھنی چاہیے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا:

”سفر میں دو گانہ سنت ہے۔ تراویح بھی سنت ہے پڑھا کریں اور کبھی گھر میں تنہائی میں پڑھ لیں کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے کوئی نئی نماز نہیں۔ وتر جس طرح پڑھتے ہو بیشک پڑھو۔“

(بدر 26 دسمبر 1907ء صفحہ 6)

نماز تراویح میں غیر حافظ کا قرآن دیکھ کر لقمہ دینا

رمضان شریف میں تراویح کے لئے کسی غیر حافظ کا قرآن دیکھ کر حافظ کو بتلانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ اس کے متعلق نہیں دیکھا۔ اس پر مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

فرمایا: جائز ہے تو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے اور اس کے لئے یہ انتظام بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شخص تمام تراویح میں بیٹھ کر نہ سنتا رہے بلکہ چار آدمی دو دو رکعت کے لئے سنیں اس طرح ان کی بھی چھ چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔

عرض کیا گیا فقہ اس صورت کو جائز ٹھہراتی ہے؟

فرمایا: اصل غرض تو یہ ہے کہ لوگوں کو قرآن کریم سننے کی عادت ڈالی جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ تو ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے ہے جیسے کوئی کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر ہی پڑھ لے اور بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے یا جس طرح کسی شخص کے کپڑے کو غلاظت لگی ہو اور وہ اسے دھو نہ سکے تو اسی طرح نماز پڑھ لے، یہ کوئی مسئلہ نہیں بلکہ ضرورت کی بات ہے۔

(الفضل 21/ فروری 1930ء صفحہ 12)

بے خبری میں کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

خط سے سوال پیش ہوا کہ میں بوقتِ سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا۔ جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہوگئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں؟ فرمایا:

”بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزہ کے بدلہ میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔“

(الحکم 24 فروری 1907ء صفحہ 14)

بقیہ از صفحہ نمبر 14

تھا بلکہ اولوالعزم اور عظیم المرتبت اور بے شمار خوبیوں والے بیٹے کا اعلان تھا جس کے ذریعے حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی کے بعد دین اسلام کی عظیم خدمت اور اُس کے دنیا میں پھیلنے کا بھی ذکر تھا۔ اور ”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہو گا“ کے الفاظ منہ بولے بیٹے یا روحانی فرزند جیسے ہر قسم کے شائبہ اور وسوسے کو دور کرنے والے ہیں۔

رپورٹس

شعبہ امور خارجہ

مکرم شریف احمد صاحب

نیشنل سیکرٹری امور خارجہ

مؤرخہ 28 نومبر 2025ء کو 3 مہمانوں نے مسجد بیت المجیب برسلز کی وزٹ کیا اور ان کو جماعت کا تعارف دیا گیا۔ تینوں احباب عیسائی تھے۔

1. Ignace Demaerel: RE teacher, columnist, writer.
2. Karel Buntinx: Retired journalist, professor & president Christian group.
3. Gie Vleugels: Professor specialised in bible translation.

مکرم شریف احمد صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ اور مکرم وقاص احسان مبشر صاحب مربی سلسلہ نے ان احباب کو جماعت سے متعارف کروایا۔ ان احباب نے جماعت کے عقائد میں خصوصاً دلچسپی لی اور مختلف سوالات کرتے رہے۔ ڈیڑھ گھنٹے کی میٹنگ کے بعد ان کو مسجد دکھائی گئی اور World crisis and pathway to peace کتاب دی گئی۔ نیز ایک مہمان نے Five volume commentary اپنی خواہش سے خریدی۔ اسی طرح Ignace Demaerel نے ہمیں تحفۃً اپنی کتاب بھی دی جس میں انہوں نے آسان الفاظ میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی انجیل کے مطابق بیان کی ہے۔

مؤرخہ 14 جنوری 2026ء بروز بدھ کو Antwerp کی گورنر Cathy Berx نے مسجد بیت المجیب برسلز کا وزٹ کیا۔ ان کا استقبال مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، امیر جماعت بیلجیئم، مشنری انچارج صاحب، جنرل سیکرٹری صاحب، سیکرٹری صاحب امور خارجہ، سیکرٹری صاحب تبلیغ اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے کیا۔ ان کو مسجد کا مکمل دورہ کروایا گیا۔ مسجد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں کہ بہت سادہ اور خوبصورت بنی ہے۔ تصویریں ہوئیں، ان کا photographer بھی آیا تھا۔ حالات حاضرہ پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ حضور انور کی خدمات کے متعلق ان کو آگاہ کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہنگامی حالات کی تیاری رکھتی ہیں۔ ہم نے بتایا کہ ہمارے خلیفہ نے بھی اس کے متعلق ہدایات دی ہیں اور تفصیلات دیکھ کر حیران ہوئیں۔ بہت خوش تھیں۔ یہ Prime Minister کی بھی قریبی ہیں۔

بیلجیئم کے نوجوانوں کو European institutes میں خدمات کی طرف رغبت دلانے کے لئے Hilde Vautmans MEP سے درخواست کی گئی تھی کہ European Parliament کا ایک تور منعقد کریں۔ الحمدللہ کل یہ موقعہ ملا۔ 23 کا گروپ شامل ہوا جس میں سے اکثریت نوجوان تھے۔ Hilde Vautmans نے پہلے اپنی پریزنٹیشن پیش کی جس میں انہوں نے EU کی ضرورت، اہمیت اور سرگرمیوں کے متعلق معلومات پیش کئے۔ سوال جواب کا بھی موقعہ ملا۔ بہت اچھی میٹنگ رہی۔ انہوں نے پھر Hemicycle دکھایا۔ جہاں حضور نے 2012 میں تاریخی خطاب فرمایا تھا۔ Hilde Vautmans تمام 720 MEPs میں influence کے لحاظ سے 7ویں نمبر پر آتی ہیں۔ جماعت کے ساتھ پرانا اور پختہ تعلق ہے۔ انہوں نے ہی جماعت کے حق میں EU میں persecution پر پروگرام منعقد کیا تھا۔

نیوئیر ریسپشنز

جماعت انٹورپن و میر کسم

جماعت Merksem & Antwerpen کو مؤرخہ 11 جنوری 2026ء بروز ہفتہ اپنی سالانہ newyear reception منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، امیر جماعت بیلجیئم، کو بھی اس پروگرام میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ پروگرام سے قبل مہمانوں کا hot drinks & savouries کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب کو حالات حاضرہ اور امن کے موضوع پر بات کرنے کی توفیق ملی۔ محترم امیر صاحب نے اپنی گزارشات کو حضور کے اقتباسات پر مبنی رکھا۔ اس کے بعد جماعت اور جماعت کے خدمت خلق کے متعلق رپورٹ کی ویڈیو پیش کی گئی۔ اسی ضمن میں لوکل مربی سلسلہ نے جماعت کے امن اور خدمت خلق کی سرگرمیوں کے پیچھے تعلیم اور فلاسفی کے متعلق گزارشات پیش کیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل مہمانوں نے اپنی گزارشات پیش کیں۔

1. Stijn De Rooster (Alderman for among others religious affairs)
2. Ben Van Duppen (City councillor)
3. Dirk Wiesé (Provincial president of Vooruit Party)
4. André Gantman (Provincial councillor)

Stijn De Rooster نے بہت مثبت تاثرات دیئے اور انہوں نے کہا کہ اس شہر میں بہت زیادہ مختلف قسم کے لوگ ہیں جس کی وجہ سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ اس معاملے میں مثالی کردار ادا کرتی ہے کہ کس طرح اختلافات کے باوجود ہم مل کر رہ سکتے ہیں۔ کہا کہ آپ کی صرف تعلیم نہیں بلکہ آپ کا عمل بھی اس کے مطابق ہے اور آپ مختلف communities کو جوڑنے کا بہترین کام کرتے ہیں۔ اسی طرح André Gantman نے اپنی گزارشات میں جماعت کی خدمات کی تعریف کی۔

اس کے علاوہ district mayors 2 ایک پادری اور کئی سکول ڈائریکٹرز اور اساتذہ شامل ہوئے۔ 20 سے زائد سیاستدان حاضر تھے۔ مختلف religious communities-inter کے نمائندگان شامل تھے۔ کل غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد 90 کے قریب تھی۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا۔ دعا کے بعد مہمانوں کے لئے عشائیہ کا انتظام تھا۔ مہمانوں نے بہت مثبت تاثرات دئے۔ بہت سے مہمان دیر تک بیٹھے رہے اور میزبانوں کے ساتھ گفتگو جاری رہی۔ ذیل میں کچھ تصاویر درج ہیں۔

شعبہ اشاعت

میں دستیاب نئی کتب

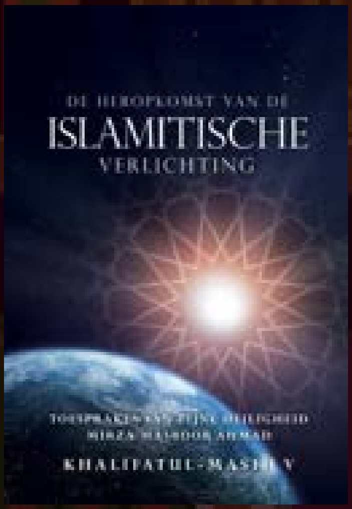

Het herkomst van de islamitische verlichting

یہ ڈچ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات پر مشتمل کتاب The Re-emergence of Islamic Enlightenment کا ہے۔ جو حضور انور نے UNESCO یونیسکو پیرس اور AMRA احمدیہ ایسوسی ایشن کانفرس 2019ء میں ارشاد فرمائے۔

قیمت:8€

جماعت ٹرن ہاؤٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ٹرن ہاؤٹ کو مؤرخہ 17 جنوری بروز ہفتہ New year reception منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں میں کل 65، غیر احمدی مہمانوں نے شرکت کی، یہ پروگرام ڈَچ زبان میں تھا۔ اس پروگرام کا آغاز تلاوتِ قران کریم سے کیا گیا، بعد ازاں مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، امیر جماعت بیلجیئم، نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور نئے سال کی مبارک باد پیش کی اور دنیا کی موجودہ صورتحال اور امن کے قیام کے حوالہ سے حضور انور ایدکم اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے بعض رشادات پیش کئے۔ مکرم حسیب احمد صاحب لوکل مربی سلسلہ کی طرف سے حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی روشنی میں دنیا میں انصاف اور امن کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے تقریر پیش کی گئی۔ پروگرام کے آخر میں حاضرین کو ایک ویڈیو پریزنٹیشن دکھائی گئی جس میں جماعت کا تعارف اور جماعت کی طرف سے انسانیت اور امن کے لئے کی جانے والی کاوشوں کا ذکر تھا۔

اس ریسپشن میں مندرجہ ذیل شامل ہوئے مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:

1. Mr Hannes Anaf موصوف ٹرن ہاؤٹ شہر کے میئر ہیں اور vooruit پارٹی کا حصہ ہیں۔
2. Mr Francis Stijnen موصوف ٹرن ہاؤٹ شہر کے سابقہ میئر ہیں۔
3. Mr Drik Godecharle موصوف ٹرن ہاؤٹ کے pastoral unit کے Coordinator ہیں اور جماعت کے ہر سال اس پروگرام میں شامل ہوتے ہیں۔

تمام مہمامانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کے تمام خدمتِ خلق کے پروگراموں اور تعاون کو سراہا اور نئے سال کے وقارِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ ان مہمانوں کو جماعت کی طرف سے جاتے ہوئے شکریہ کے طور پر تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کے آخر میں جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کا دورانیہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہا۔ بعض مہمان جاتے ہوئے اس پروگرام کے بارہ میں اپنے مثبت تاثرات چھوڑ کر گئے اور جماعتی بک سٹال سے پڑھنے کے لئے کتب بھی اپنے ساتھ لے کر گئے۔ یہ پروگرام اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ الحمد اللہ

ریجن لمبرگ بمقام بیت الرحیم

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریجن لمبرگ کو کل مؤرخہ 24 جنوری 2026ء بروز ہفتہ مسجد بیت الرحیم آلکن میں Voices of peace کے عنوان سے نیو ییئر ریسپشن منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ڈچ ترجمہ سے ہوا جس کے بعد محترم امیر صاحب بیلجیئم، مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے حالات حاضرہ کے مناسبت سے پُر امن معاشرہ کے قیام کے عنوان پر حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں اسلامی تعلیمات بیان کیں، جس کے بعد جماعتی سرگرمیوں کے متعلق تیار کردہ پریزینٹیشن مکرم راشد چوہدری صاحب نے پیش کی اور جماعت کی انسانیت کے لئے خدمت پر مبنی ویڈیو دکھائی گئی۔ اس پروگرام میں مکرم نوریز اصغر صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت آلکن نے پروگرام کے ہوسٹ کے طور پر خدمت کی۔ نیز اس پروگرام میں مندرجہ ذیل خاص مہمانوں نے بھی اظہار خیال اور نیک تائثرات کا اظہار کیا

1. جن میں MissHilde Vautmans صاحبہ Member of European parliament
2. مکرم Mark Pnexten صاحب Mayor of Alken
3. مکرم Frank Deloffer صاحب ہاسلٹ شہر کے Churches کے نمائندہ بشپ شامل تھے۔

الحمد للہ یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اس پروگرام میں کُل 124 غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل اسلام احمدیت کے لئے کھولے۔ اور تمام افراد جماعت جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے محنت کی خاص طور پر صدر جماعت ہاسلٹ مکرم بشیر احمد صاحب، صدر جماعت آلکن مکرم اویس بن سعد صاحب، چوہدری محمد مظہر صاحب، مربی سلسلہ ریجن لمبرگ اور اس پروگرام کی انتظامیہ میں تمام افراد کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، ایمان و ایقان میں بڑھاتا چلا جائے اور اسلام احمدیت کی تعلیمات کو احسن طور پر لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے، آمین۔

مختلف سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں

منسٹر۔ پریزیڈنٹ آف فلاندرن کے ساتھ

ریجن لمبرگ کے گورنر

دلبیک کے مئر

ہاسلٹ کے مئر

Herk-de-stad کے مئر اور کابینہ کے افراد

لیئر کے مئر

Jabekke کے مئر

شعبہ تربیت

مکرم شہریار اکبر صاحب

مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری تربیت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُرنور کی دعاؤں سے جماعت بیلجیئم کو اپنی لوکل جماعتوں میں شعبہ تربیت کے تحت ماہ دسمبر 2025ء میں "وقف جدید" کے موضوع پر لوکل اجلاسات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تمام جماعتوں کو نیشنل شعبہ تربیت کی طرف سے بر وقت اجلاس عام کے موضوع کی مناسبت سے مواد اور تاریخوں کے تعین کے حوالہ سے سرکلر کے ذریعہ آگاہ کر دیا گیا تھا۔ بعض جماعتوں کے ان اجلاسات میں مرکز کی طرف سے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔

جماعت	مقام	تاریخ	حاضری	مرکزی مہمان	مقررین
بیت المجیب	بیت المجیب	28 دسمبر	63		
انتورپن و میر کسم	دارالتبلیغ عزیز	28 دسمبر	135		مکرم مدثر منان صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم وقاص احسان مبشر صاحب مربی سلسلہ
لیئر	بیت النور	20 دسمبر	63	مکرم و محترم ڈاکٹر ادریس احمد امیر صاحب بیلجیئم	مکرم حبیب احمد صاحب، مربی سلسلہ مکرم ایس کے منظور صاحب
آلکن، ہاسلٹ و بیر نگن	بیت الرحیم	14 دسمبر	120	مکرم ملک خالد صاحب، نیشنل سیکرٹری وقف جدید	مکرم ملک خالد صاحب، نیشنل سیکرٹری وقف جدید مکرم رانا نسیم صاحب، ناظم دارالقضاء
سنت ترؤیدن	بیت الحمید	28 دسمبر	77	مکرم مدثر منان صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ	کرم مدثر منان صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم کاشف محمود صاحب مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب مربی سلسلہ
لییج	بیت الرحمٰن	28 دسمبر			
اوپن	Ephata Hall	13 دسمبر	30	مکرم شہریار اکبر صاحب، مربی سلسلہ	مکرم اظہر الدین خندکر صاحب مکرم افراظ احمد صاحب مکرم شہریار اکبر صاحب

دینی فہم

اگر کوئی سالہا سال روزے نہیں رکھے تو وہ اب کیا کرے؟

”بعض لوگ سستی کی وجہ سے یا کسی عذر یا بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے۔ان کو خیال آجاتا ہے کہ روزے رکھنے چاہئیں۔ بعض لوگوں کو ایک عمر گزرنے کے بعد خیال آتا ہے کہ ایک عمر گزار دی۔ صحت تھی، طاقت تھی، مالی وسعت تھی، تمام سہولیات میسر تھیں اور روزے نہیں رکھے۔ تو مجھے جو نیکیاں بجالانی تھیں نہیں ادا کرسکا تو اب کیا کروں؟ تو ایسا ہی ایک شخص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ مَیں نے آج سے پہلے کبھی روزہ نہیں رکھا اس کا کیا فدیہ دوں؟ فرمایا: خدا ہر شخص کو اس کی وسعت سے باہر دکھ نہیں دیتا۔ وسعت کے موافق گزشتہ کا فدیہ دے دو اور آئندہ عہد کرو کہ سب روزے رکھوں گا“۔

(البدر جلد 1 نمبر 21 بتاریخ 16/ جنوری 1903ء)

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور جو اس رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہیے تھا تو اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابی سعید جلد 3 صفحہ 457)

(الفضل انٹرنیشنل 19 دسمبر تا 25 دسمبر 2003ء۔ خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 429-428)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

ISHA'AT

AHMADIYYA MUSLIM ASSOCIATION
BELGIUM

جماعت احمدیه بیلجیئم